قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰہِ ۚ يُؤْتِيْہِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ (اٰل عمران: 74)

روزنامہ

الفضل

لندن

مدیر۔ابو سعید

Online Edition

بدھ 16 ستمبر 2020ء | 28 محرم الحرام 1442 ہجری قمری | جلد:2 | شمارہ:219

فرمانِ رسول ﷺ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں کے اعمال میں سے قیامت کے دن سب سے پہلے جس بات کا محاسبہ کیا جائے گا وہ نماز ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارا رب عزوجل فرشتوں سے فرمائے گا۔ حالانکہ وہ سب سے زیادہ جاننے والا ہے کہ میرے بندے کی نماز کو دیکھو کیا اس نے اسے مکمل طور پر ادا کیا تھا یا نامکمل چھوڑ دیا۔ پس اگر اس کی نماز مکمل ہوگئی تو اس کے نامہ اعمال میں مکمل نماز لکھی جائے گی۔ اور اگر اس نماز میں کچھ کمی رہ گئی ہو گی تو فرمایا کہ دیکھیں کیا میرے بندے نے کوئی نفلی عبادت کی ہوئی ہے پس اگر اس نے کوئی نفلی عبادت کی ہو گی تو فرمائے گا کہ میرے بندے کی فرض نماز میں جو کمی رہ گئی تھی وہ اس کے نفل سے پوری کر دو۔ پھر تمام اعمال کا اسی طرح مواخذہ کیا جائے گا۔

(ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب قول النبیؐ کل صلاۃ لا یتمہا صاحبہا تتم من تطوعہ)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

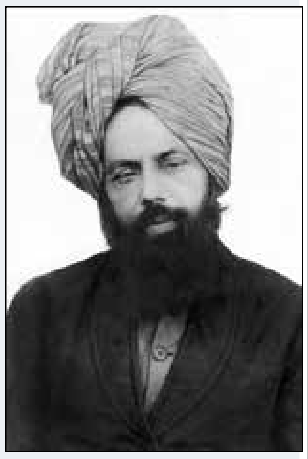

عبادت سے مراد دل کی صفائی ہے

’’اصل بات یہ ہے کہ انسان کی پیدائش کی علت غائی یہی عبادت ہے (یعنی بنیادی مقصد یہی عبادت ہے)۔ جیسے دوسری جگہ فرمایا مَاخَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ (الذّاریٰت: ۵۷) یعنی عبادت اصل میں اس کو کہتے ہیں کہ انسان ہر قسم کی قساوت کجی کو دور کر کے دل کی زمین کو ایسا صاف بنا دے جیسے زمیندار زمین کو صاف کرتا ہے۔ (یعنی دل کی سختی اور کجی کو دور کر کے دل کی زمین کو ایسا صاف بنا دے جیسے زمیندار زمین کو صاف کرتا ہے)۔عرب کہتے ہیں کہ مَوْرٌ مُعَبَّدٌ جیسے سرمہ کو باریک کر کے آنکھ میں ڈالنے کے قابل بنا لیتے ہیں۔ اسی طرح جب دل کی زمین میں کوئی کنکر پتھر ناہمواری نہ رہے اور ایسا صاف ہو گویا روح ہی روح ہو، اس کا نام عبادت ہے۔ چنانچہ اگر یہ درستی اور صفائی آئینہ کی کی جاوے تو اس میں شکل نظر آجاتی ہے۔ اور اگر زمین کی کی جاوے تو اس میں انواع و اقسام کے پھل پیدا ہو جاتے ہیں۔ پس انسان جو عبادت کے لئے پیدا کیا گیا ہے اگر دل صاف کرے اور اس میں کسی قسم کی کجی اور ناہمواری کے کنکر پتھر نہ رہنے دے تو اس میں خدا نظر آئے گا۔‘‘

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۳۴۷۔ الحکم ۲۴ جولائی ۱۹۰۲ء)

ارشاد باری تعالیٰ

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ وَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ

(البقرہ: 22)

ترجمہ: اے لوگو! تم عبادت کرو اپنے رب کی جس نے تمہیں پیدا کیا اور ان کو بھی جو تم سے پہلے تھے تا کہ تم تقویٰ اختیار کرو۔

فرمان خلیفہ وقت

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

’’پہلوں نے اس حکم کو بھلا دیا وہ ایک خدا کی بجائے کئی خداؤں کی عبادت کرنے لگ گئے۔ کسی نے تین خداؤں کی عبادت کرنی شروع کر دی، کسی نے بتوں کی پوجا کرنی شروع کر دی، کسی نے دنیاوی جاہ وحشمت کو اپنا خدا بنا لیا۔ اور اس طرح سے اللہ تعالیٰ کی محبت، اس کا خوف، اس کی خشیت ان کے دلوں میں قائم نہ رہی۔ لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے لوگو! سن لو کہ اگر تقویٰ اختیار کرنا ہے تو تقویٰ اس کا نام ہے کہ ایک خدا کی عبادت کرو۔ اور عبادت کے صحیح طریقے تمہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی خوبصورت شریعت کی پیروی سے ہی حاصل ہوں گے۔ لیکن یاد رکھیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرما دیا تھا کہ ایک زمانے کے بعد مسلمان بھی اس کو سمجھنے میں غلطی کریں گے۔ اور اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے حکموں کو صحیح طور پر نہیں سمجھ سکیں گے۔ بعض ایسی حرکتیں کرنے لگ جائیں گے جن سے اظہار ہو کہ وہ عباد الرحمن نہیں رہے۔ تب مسیح موعود اور مہدی معہود کا ظہور ہو گا اور وہ بتائیں گے کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کی صحیح صورت کیا ہے، تشریح کیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کے طریق کیا ہیں۔ الحمد للہ کہ آپ وہ خوش قسمت لوگ ہیں جنہوں نے ہزاروں میل دور بیٹھ کر بھی مسیح موعود اور مہدی موعود کی آواز کو سنا اور اس کو مانا۔ اور یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر نہیں ہوسکتا تھا۔ پس اس فضل کے شکرانے کے طور پر ہم پر مزید فرض عائد ہو جاتا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف اور توجہ دیں۔‘‘

(خطبہ جمعہ 2/ اپریل 2004ء)

اس شمارہ میں

- کفران کیوں ہے نعمتِ ربِ جلیل سے (منظوم)
- شکر کی ادائیگی۔ سیرت رسولؐ کی روشنی میں
- خادم کا رُومال
- تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے

دربارِ خلافت

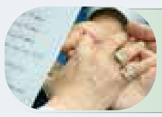

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

ہر احمدی کے اخلاق کا معیار انتہائی اعلیٰ ہونا چاہئے۔ اس کی بارہا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تلقین فرمائی ہے۔ اس بارے میں آپ کا اپنا نمونہ کیا تھا اور مخالفین سے بھی آپ کس طرح حسن سلوک فرمایا کرتے تھے اس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ایک دوست نے سنایا کہ ایک دفعہ ہندوؤں میں سے ایک شخص شدید مخالف کی بیوی سخت بیمار ہوگئی۔طبیب نے اس کے لئے جو دوائیں تجویز کیں ان میں مُشک بھی پڑتا تھا۔ جب کہیں اور سے اسے کستوری نہ ملی تو وہ شرمندہ اور نادم سا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس آیا اور آ کرعرض کیا کہ اگر آپ کے پاس مُشک ہو تو عنایت فرمائیں۔ غالباً اسے ایک یا دو رتّی مُشک کی ضرورت تھی مگر اس کا اپنا بیان ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مُشک کی شیشی بھر کر لے آئے اور فرمایا آپ کی بیوی کو بہت تکلیف ہے یہ سب لے جائیں۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 15صفحہ 124)

اشتعال انگیزی سے بچنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کیا تعلیم ہے۔حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے کہ طاعون طعن سے نکلا ہے اور طعن کا معنی نیزہ مارنا ہیں۔ پس وہی خدا جس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وقت آپ کے دشمنوں کے متعلق قہری جلوہ دکھایا وہی اب بھی موجود ہے اور اب بھی ضرور اپنی طاقتوں کا جلوہ دکھائے گا اور ہرگز خاموش نہ رہے گا۔ ہاں! ہم خاموش رہیں گے اور جماعت کو نصیحت کریں گے کہ اپنے نفسوں کو قابو میں رکھیں اور دنیا کو دکھادیں کہ ایک ایسی جماعت بھی دنیا میں ہوسکتی ہے جو تمام قسم کی اشتعال انگیزیوں کو دیکھ اور سن کر امن پسند رہتی ہے۔

(ماخوذ از حالات حاضرہ کے متعلق جماعت احمدیہ کو اہم ہدایات۔ انوار العلوم جلد 13صفحہ 512-511)

یہ دعا کا قصہ پہلے بھی سنا چکا ہوں کہ کس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام درد سے دعا کرتے تھے تو ایک تو بددعا نہیں دینی۔ دوسرے ہر فتنے کی صورت میں ہم نے امن پسند رہنا ہے۔ دعا میں خاص حالت پیدا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک رہنمائی فرمائی ہے۔حضرت مصلح موعود کہتے ہیں کہ ’’حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے کہ اگر کوئی شخص یہ سمجھے کہ دعا کے وقت حقیقی تضرع اس میں پیدا نہیں ہوتا تو وہ مصنوعی طور پر رونے کی کوشش کرے اور اگر وہ ایسا کرے گا تو اس کے نتیجہ میں حقیقی رقّت پیدا ہو جائے گی۔‘‘(خطبات محمود جلد 15صفحہ 166)

پھر دعا میں کیسی حالت پیدا کرنے کی ضرورت ہے اس کی مزید وضاحت کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ ’’ہماری بعض معاملات میں ناکامیاں اور دشمنوں میں اس طرح گھرے رہنا صرف اس لئے ہے کہ ہمارا ایک حصہ ایسا ہے جو دعا میں سستی کرتا ہے۔ (اور آج بھی یہ حقیقت ہے) اور بہت ایسے ہیں جو دعا کرنا بھی نہیں جانتے۔ اور ان کو یہ بھی نہیں پتا کہ دعا کیا ہے؟ (انقلاب انقلاب کی باتیں تو ہم کرتے ہیں لیکن اس میں بہت کمزوری ہے۔) اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ دعا موت قبول کرنے کا نام ہے۔ اور آپ فرمایا کرتے تھے جو منگے سو مر رہے جو مرے سو منگن جائے۔یعنی کسی سے سوال کرنا یا مانگنا ایک موت ہے اور موت وارد کئے بغیر انسان مانگ نہیں سکتا۔ جب تک وہ اپنے اوپر ایک قسم کی موت وارد نہیں کر لیتا وہ مانگ نہیں سکتا۔ پس دعا کا یہ مطلب ہے کہ انسان اپنے اوپر ایک موت طاری کرتا ہے کیونکہ جو شخص جانتا ہے کہ مَیں یہ کام کرسکتا ہوں وہ کب مدد کے لئے کسی کو آواز دیتا ہے۔

بقیہ صفحہ 8 پر

آج کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَ اِلَیْہِ النُّشُوْرُ

(بخاری کتاب الدعوات)

ترجمہ:’’تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں موت دینے کے بعد زندگی بخشی اور اسی کی طرف سب نے لوٹ کر جانا ہے‘‘۔

یہ پیارے رسول حضرت محمد ﷺ کی نیند سے بیداری کی دعا ہے۔

ایک دوسری جگہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم نیند سے بیدار ہو تو یہ دعا کرو:

’’تمام تعریفیں اسی اللہ کے لئے ہیں جس نے میرے جسم کو صحت و عافیت بخشی اور میری روح واپس لوٹا دی اور مجھے اپنا ذکر کرنے کی توفیق دی‘‘۔(ترمذی)

سرورِ کائنات، خاتم النبیّین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اپنا ہر کام اللہ کا نام لے کر شروع کرتے۔ آپ ﷺ فرماتے تھے کہ اللہ کے نام کے بغیر کام بے برکت ہوتے ہیں۔

(مرسلہ: قدسیہ محمود سردار)

کفران کیوں ہے نعمتِ ربِ جلیل سے

جلوہ دکھا دیا ہے جنابِ مثیل کا
کس منہ سے شکر ادا ہو خدائے جلیل کا

اے منکر پیام سروش و ندائے حق
کچھ تو خیال چاہیے یوم ثقیل کا

کیوں منقبض ہے مژدۂ جاء المسیح سے
کفران کیوں ہے نعمتِ ربِ جلیل سے

وہ ہیں اگر کثیر تو ہوں مطمئن ہوں میں
حامی قوی ہے اپنے گروہِ قلیل کا

اس کو جلائے آتشِ نمرود یاں محال
پروانہ ہو جو شمع دعائے خلیل کا

فرعونیوں کے ظلم و ستم سے ہو کیا ہراس
احوال آئینہ ہے خداوندِ نیل کا

راہِ وفا میں جس نے جھیلی ہوں سختیاں
وہ مستحق نہیں کسی اجرِ جزیل کا

کرنا ہے جو بس آپ اسے کر دکھایئے
اے مہربان وقت نہیں قال و قیل کا

مختار اٹھارہا ہوں وہ صدمے کہ الاماں
دے حوصلہ خدا مجھے صبر جمیل کا

(حیات حضرت مختار صفحہ 310)

(حضرت حافظ سید مختار احمد مختارؔ شاہجہانپوری صاحبؓ)

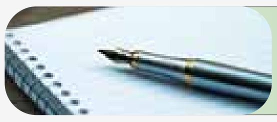

اداریہ

شکر کی ادائیگی۔ سیرت رسولؐ کی روشنی میں

شکر کی ادائیگی کے دو حصے ہیں۔ ایک اللہ تعالیٰ کے احسانات اور انعامات پر اس خدائے واحد و یگانہ کا شکر ادا کرنا اور دوم دنیوی معاشرہ اور ماحول میں ایک انسان کا اپنے محسن کا شکریہ ادا کرنا۔

آج ان دونوں امور کو آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی سیرت اور اخلاق کی روشنی میں دیکھتے ہیں کیونکہ آج اسلامی دنیا میں اس گمشدہ پہلو کو سیرت رسولؐ کی روشنی میں اُجاگر کرنا ضروری ہے۔ مغربی دنیا میں انسانوں کا شکر گزار ہونے کا بہت رواج ہے۔ سب مغربی دنیا میں رہنے والوں کے کانوں میں روزانہ ہی بار بار انگنت دفعہ Thank you یا Thanks کے الفاظ سنائی دیتے ہیں۔ ایک دن میرے صاحبزادے سعید الدین احمد مجھ سے کہہ رہے تھے کہ پاپا! یہاں مغربی دنیا میں Thank you یا احمدیہ دنیا میں جزاکم اللہ کہنے کا اتنا رواج ہے کہ ہر چھوٹی سے چھوٹی بات پر اتنی کثرت سے وہ شکریہ ادا کرتے ہیں کہ بسا اوقات شرم آنے لگتی ہے کہ ہم نے کیا کیا ہے جس کا یہ شکریہ ادا کر رہے ہیں مگر ایشیائی دنیا میں اس خلق کا فقدان نظر آتا ہے۔ آج ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم اس گمشدہ خلق کو دوبارہ رواج دیں اور جزاک اللہ کہنے کی عادت اپنائیں۔ آنحضور ﷺ بالعموم ''جزاکم اللہ خیراً'' کی دعا دیا کرتے تھے یا عرب شکراً جزیلاً کے الفاظ سے شکر ادا کرتے ہیں۔

اس حوالہ سے آنحضور ﷺ کی سیرت بیان کرنے سے قبل قرآن مجید میں بیان شکر کے مضمون کو بیان کرنا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت لقمان علیہ السلام کو اللہ کا شکر ادا کرنے کے حکم کو حکمت کی بات قرار دیتے ہوئے فرمایا۔

وَلَقَدۡ اٰتَیۡنَا لُقۡمٰنَ الۡحِکۡمَۃَ اَنِ اشۡکُرۡ لِلّٰہِ ؕ وَمَنۡ یَّشۡکُرۡ فَاِنَّمَا یَشۡکُرُ لِنَفۡسِہٖ ۚ وَمَنۡ کَفَرَ فَاِنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ حَمِیۡدٌ (لقمٰن:13)

''اور یقیناً ہم نے لقمان کو حکمت عطا کی (یہ کہتے ہوئے) کہ اللہ کا شکر ادا کرے تو وہ محض اپنے نفس کی بھلائی کے لئے ہی شکر ادا کرتا ہے اور جو ناشکری کرے تو یقیناً اللہ غنی ہے (اور) بہت صاحب تعریف ہے۔''

شکر الٰہی

ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ فرماتے ہیں: اَلتَّحَدُّثُ بِنِعۡمَۃِ اللّٰہِ شُکۡرٌ وَتَرۡکُھَا کُفۡرٌ: اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا تذکرہ کرنا شکر ہے اور ان نعمتوں کا تذکرہ چھوڑ دینا ناشکری ہے۔

(مسند احمد، کتاب اول مسند الکوفیین، حدیث النعمان بن بشیر)

حضرت محمد ﷺ کو جب کوئی خوشی کی خبر پہنچتی تو آپ ﷺ فوراً خدا کے حضور سجدہ میں گر جاتے اور سجدہ تشکر بجالاتے۔

(سنن ابی داوٴد، کتاب الجھاد، باب فی سجود الشکر)

حضرت محمد ﷺ نے ایک بات یہ بھی سکھائی کہ عبادت صرف جہنم کے ڈر یا جنت کی طمع سے نہیں ہوتی بلکہ عبادت اپنے رب کی نعمتوں کے شکر پر بھی کی جاتی ہے اور عبادت بندے کی طرف سے دیا جانے والا وہ تحفہ ہے جو وہ اپنے رب کو اسکی نعمتوں کے تحفوں کے بدلہ میں پیش کرتا ہے۔ سو آپ ﷺ راتوں کو خدا کا شکر ادا کرنے کے لئے اتنا لمبا قیام فرماتے کہ آپؐ کے پاؤں متورم ہو جاتے۔ جب حضرت عائشہؓ نے یہ پوچھا کہ آپ ﷺ اتنی مشقت کیوں اٹھاتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے کیا خوب جواب دیا کہ اَفَلَا اَکُوۡنُ عَبۡدًا شَکُوۡرًا: کیا میں خدا کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔ (صحیح البخاری، کتاب الجمعۃ) اور جب عملی شکر سے فارغ ہوتے تو زبان سے اور شکر کی توفیق مانگتے ہوئے اپنے رب سے عرض کرتے کہ: اَللّٰھُمَّ اَعِنِّی عَلٰی ذِکۡرِکَ وَشُکۡرِکَ وَحُسۡنِ عِبَادَتِکَ: اے اللہ! مجھے اپنے ذکر اپنے شکر اور خوبصورت عبادت کی توفیق عطا فرما۔

(سنن ابی داوٴد، کتاب الصلاۃ، باب فی الاستغفار)

نیز فرمایا: جب اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو کوئی نعمت عطا کرتا ہے اور وہ بندہ اس نعمت پر اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتا ہے تو یہ تعریف اس نعمت سے افضل ہوتی ہے۔

(صحیح الجامع، حرف المیم، الجزء 2 صفحہ 975)

پھر فرمایا: اِنَّ اَفۡضَلَ عِبَادَ اللّٰہِ یَوۡمَ الۡقِیَامَۃِ: اَلۡحَمَّادُوۡنَ: یقیناً اللہ کے بندوں میں سے قیامت کے دن افضل وہ ہوں گے جو خدا تعالیٰ کی نعمتوں کی تعریف کرنے والے ہوں گے۔

(صحیح الجامع، حرف الالف، الجزء 1 صفحہ 326)

ہم مسلمانوں میں اموال جمع خاطر رکھنے کا بھی رواج ہے اور اللہ تعالیٰ کی دین کو اپنے اوپر ظاہر بھی کرتے اور بعض لوگ ان افضال کو اپنے اوپر ظاہر نہیں ہونے دیتے۔ ایسے لوگوں کو نصیحت کرتے ہوئے آپؐ نے فرمایا: یقیناً اللہ عزوجل جب اپنے بندوں میں سے کسی کو کوئی نعمت عطا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے کہ اس کا اثر بھی اس پر ظاہر ہو۔

(مسند احمد، کتاب المکیین، حدیث مالک بن نضلۃ)

حضرت محمد ﷺ جب کوئی نیا کپڑا زیب تن کرتے تو یہ دعا کرتے اَللّٰھُمَّ لَکَ الۡحَمۡدُ اَنۡتَ کَسَوۡتَنِیۡہِ اَسۡاَلُکَ مِنۡ خَیۡرِہٖ وَخَیۡرِ مَا صُنِعَ لَہٗ وَاَعُوۡذُبِکَ مِنۡ شَرِّہٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَہٗ: اے اللہ! ہر قسم کی تعریف تیرے لئے ہے تو نے مجھے یہ کپڑا پہنایا میں تجھ سے اس کی خیر مانگتا ہوں اور جس مقصد کے لئے یہ بنا ہے اس کی بھی خیر مانگتا ہوں اور میں اس کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور جس مقصد کے لئے یہ بنا ہے اس کے شر سے بھی تیری پناہ میں آتا ہوں۔

(سنن الترمذی، کتاب اللباس عن رسول اللہ، ما یقول اذا لبس ثوباً جدیداً)

حضرت محمد ﷺ رات کو بستر پر جاتے ہوئے دن بھر میں ہونیوالی اللہ کی نعمتوں کا شکر یوں ادا کرتے اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِی کَفَانِی وَاٰوَانِی وَاَطۡعَمَنِی وَسَقَانِی وَالَّذِی مَنَّ عَلَیَّ فَاَفۡضَلَ وَالَّذِیۡ اَعۡطَانِی فَاَجۡزَلَ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ: تمام تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے میری کفایت کی اور مجھے پناہ دی اور مجھے کھلایا اور پلایا اور جس نے مجھ پر اپنا احسان اور فضل کیا اور مجھے عطا کیا اور بہت دیا اور ہر حال میں اللہ ہی کی حمد و ثنا ہے۔

(سنن ابی داود، کتاب الادب، مایقال عند النوم)

بندوں کا شکریہ ادا کرنا

جہاں تک بندوں کا شکریہ ادا کرنے کا تعلق ہے۔ اس سلسلہ میں سیرت رسولؐ ملاحظہ ہو۔

حضرت محمد ﷺ فرماتے ہیں: مَنۡ لَمۡ یَشۡکُرِ الۡقَلِیۡلَ لَمۡ یَشۡکُرِ الۡکَثِیۡرَ وَمَنۡ لَمۡ یَشۡکُرِ النَّاسَ لَمۡ یَشۡکُرِ اللّٰہَ: جو تھوڑے پر شکر نہیں کرتا وہ زیادہ پر بھی شکر نہیں کرتا جو بندوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا بھی شکر ادا نہیں کرتا۔

(مسند احمد، کتاب اول مسند الکوفیین، حدیث النعمان بن بشیر)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: مَنۡ صَنَعَ اِلَیۡکُمۡ مَعۡرُوۡفاً فَکَافِئُوۡہُ: جو شخص تمہارے ساتھ نیکی کا معاملہ کرے تو تم بھی اسے بدلہ دو اگر تمہارے پاس بدلہ دینے کے لئے کچھ نہ ہو تو پھر اس کے حق میں دعا کرتے رہو حتّٰی کہ تمہیں یقین ہو جائے کہ تم نے بدلہ چکا دیا۔

(سنن ابی داود، کتاب الزکاۃ، باب عطیۃ من سئل باللہ)

پھر فرمایا: مَنۡ اُبۡلِیَ بَلَاءً فَذَکَرَہٗ فَقَدۡ شَکَرَہٗ: جس نے کسی پر کوئی احسان کیا پھر اس دوسرے نے اس کا ذکر کیا تو یہ اس کا شکریہ ادا کرنا ہے وَاِنۡ کَتَمَہٗ فَقَدۡ کَفَرَہٗ: اور اگر (دوسرے) نے اسے چھپایا تو یہ اس نے اس کی ناشکری اور ناقدری کی۔

(سنن ابی داوٴد، کتاب الادب، فی شکر المعروف)

حضرت محمد ﷺ جب مدینہ تشریف لائے تو روایت میں آتا ہے کہ (چند) انصاری صحابہؓ نبی کریم ﷺ کے لئے کچھ کھجور کے درخت مخصوص رکھتے تھے، سو جب اللہ تعالیٰ نے بنو قریظہ اور بنو نضیر پر فتح عطا فرمائی اور اموال غنیمت آئے تو آپ ﷺ ان انصار کا بدلہ چکاتے رہے۔

(صحیح بخاری، کتاب المغازی، حدیث بنی نضیر)

سفر طائف سے واپسی پر جب آپ ﷺ نے سرداران مکہ سے امان مانگی تو سوائے مُطعم بن عدی نے کسی نے حامی نہ بھری۔ جس نے اپنے بیٹوں کو حضورؐ کے پاس بھجوایا کہ حضورؐ کو اپنی حفاظت میں شہر لے آئیں۔ نبی کریم ﷺ نے مطعم بن عدی کا یہ احسان ہمیشہ یاد رکھا۔ وہ بدر سے پہلے وفات پا چکے تھے مگر نبی کریم ﷺ نے بدر کی فتح کے بعد جب ستر کفار مکہ کو قیدی بنایا تو فرمایا اگر آج مطعم بن عدی زندہ ہوتا اور مجھے ان قیدیوں کی رہائی کی سفارش کرتا تو میں اس کی خاطر ان سب کو چھوڑ دیتا۔

(صحیح البخاری، کتاب فرض الخمس، ما من النبی ﷺ علی الاساری من غیر)

حضرت عبداللہ بن ابی ربیعہ مخزومیؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے غزوہ حنین کے موقع پر ان سے تیس یا چالیس ہزار قرض لیا، پھر جب حنین سے واپس آئے تو قرض ادا کیا، اور آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: اللہ تعالیٰ تیرے اہل و عیال اور مال دولت میں برکت دے۔ قرض کا بدلہ اس کو پورا کا پورا چکانا، اور قرض دینے والے کا شکریہ ادا کرنا ہے۔

(مسند احمد، اول مسند المدنیین رضی اللہ عنھم اجمعین، حدیث عبداللہ بن ابی ربیعۃ)

آپ ﷺ اپنی بیوی حضرت خدیجہؓ کے احسانات کو ان کی وفات کے بعد بھی نہیں بھولے، ہمیشہ ان کو یاد رکھتے، اور ان کی شکر گزاری کے مواقع ڈھونڈتے اور اس قدر پیار سے ان کا ذکر کرتے کہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ مجھے ان سے حسد ہونے لگتا ایک دفعہ آپ ﷺ نے اس قدر ان کی تعریف فرمائی کہ مجھے غیرت آ گئی اور میں نے آپ ﷺ سے عرض کی کہ آپ کیا اس سرخ گالوں والی کا ذکر کرتے رہتے ہیں حالانکہ خدا تعالیٰ نے آپ کو ان سے بہتر بیویاں عطا کر دی ہیں۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: ہر گز نہیں! ان سے بڑھ کر مجھے بیویاں نہیں ملیں۔ کیونکہ خدیجہ نے مجھے اس وقت قبول کیا جب دوسروں نے میرا انکار کیا۔ اور جب لوگوں نے میرا انکار کیا تو انہوں نے میری تصدیق کی۔ جب لوگوں نے مجھے مال سے محروم کیا تو انہوں نے اپنے مال سے میری مدد کی اور اللہ نے مجھے ان سے اولاد بھی عطا فرمائی۔

(مسند احمد، کتاب باقی مسند الانصار، حدیث السیدۃ عائشۃ)

اپنے تو اپنے دشمنوں کا کوئی ایک ایسا احسان نہیں جس کا آپ ﷺ نے بدلہ چکایا ہو۔ عبداللہ بن ابی، رئیس المنافقین جس نے ساری زندگی رسول اکرم ﷺ کو تکلیف پہنچانے کے لئے وقف کی ہوئی تھی۔ جب فوت ہوا تو آپ ﷺ اس کی تدفین میں شرکت کے لئے تشریف لے گئے، جب آپ ﷺ وہاں پہنچے تو اس کا جثہ قبر میں ڈالا جا چکا تھا، آپ نے اسے نکلوایا، اور اپنے گھٹنوں میں اسے رکھ کر اس کے منہ میں اپنا لعاب دہن ڈالا اور اسے اپنی قمیص پہنائی کیونکہ اس منافقوں کے سردار نے ایک دفعہ آپ ﷺ کے چچا حضرت عباسؓ کو ایک قمیص دی تھی۔

(صحیح البخاری، کتاب الجنائز)

یہ تھا وہ بدلہ جس کی نظیر پیش کرنے سے ساری تاریخ عاجز ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس روشن تاریخ اور تابناک سیرت کو ہمیشہ پہلے سے بڑھ کر زندہ اور روشن رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

☆...☆...☆

حاصل مطالعہ

خادم کا رُومال

(محمد انور شہزاد)

خادم کا رُومال

میں خدام کو اس طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ ہم نے خادم کی علامت کے طور پر ایک رُومال تجویز کیا ہے۔.... میں چاہتا ہوں کہ ساری دنیا میں ہر خادم اسلام کے پاس یہ رُومال ہونا چاہیئے۔

(مشعل راہ جلد 2ص345)

رومال کا سائز اور رنگ

ہمارے اس رومال کا رنگ کالا اور سفید اس لئے ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ کے جو جھنڈے تھے وہ یا کالے رنگ کے تھے اور یا سفید رنگ کے تھے چنانچہ پہلی بار جب ہماری جماعت کا جھنڈا بنا تھا اسوقت حضرت مصلح موعودؓ نے اس سلسلہ میں چھان بین کرنے کیلئے ایک کمیٹی مقرر فرمائی تھی جس میں مجھ خاکسار کو بھی شامل کر دیا تھا۔ چنانچہ ہم نے پوری چھان بین کی تو ہمیں یہی پتہ لگا تھا کہ ان دو رنگوں کے سوا آنحضرت ﷺ کے جھنڈے کا اور کوئی رنگ نہیں تھا۔ اس واسطے ہم نے جماعت کے جھنڈے میں سیاہ اور سفید رنگوں کا ایک امتزاج پیدا کر دیا ہے اور یہی دو رنگ یعنی سیاہ اور سفید ہمارے اس رومال میں بھی آئے ہیں.... اصل رومال ایک گز مربع کا تجویز ہوا تھا....اس میں سے سفید اور کالی پٹیاں ہیں۔

(مشعل راہ جلد 2ص345-346)

رومال میں چھلا

اس رومال میں ایک چھلا پڑتا ہے۔ یہودی بڑی ہوشیار قوم ہے۔ وہ دنیا میں ہر لحاظ سے اپنی بڑائی پھیلانے کی کوشش کرتی رہتی ہے۔ اس سلسلہ میں اُن کے بعض خاموش ذرائع بھی ہیں۔غرض ان کی دنیوی شہرت کا ایک ذریعہ یہ چھلا بھی بنا اور انہوں نے گردن میں ڈالنے والے رومال کیلئے جو چھلا بنا رکھا ہے، اس پر سانپ کی شکل بنادی ہے اور اس طرح گویا انہوں نے ہر مسلمان کے گلے میں جو یہ رنگ استعمال کرے، اپنی یہ علامت ڈال دی ہے۔ چنانچہ جس وقت مجھے اس رومال اور چھلے کا خیال آیا تو میں نے سوچا ہمیں اپنے لئے رنگ (چھلے) خود تجویز کرنے چاہئیں .... مجھے یاد آیا کہ سپین میں الحمرا کی دیواروں پر مجھے چار فقرے نظر آئے تھے۔ (۱) لا غالب الاالله جو بڑی کثرت کے ساتھ لکھا ہوا تھا۔ (۲) القدرة لله (۳) الحکم لله (۴) العزة لله۔ ان سے فائدہ اٹھا کر یہ تجویز کی ہے۔ عام اطفال اور خدام یعنی ہر رکن کیلئے القدرة لله کا رنگ یعنی چھلا ہے اور جو عہدہ دار ہیں ان کیلئے العزة لله کا۔

(مشعل راہ جلد 2ص345)

جب شروع میں مجھے اس کا خیال آیا تو میں نے اس سلسلہ میں بڑا غور کیا کہ یہ چھلے اور رومال کیسے اور کس طرح تیار کئے جائیں۔ (میں آپ کو اس لئے بتانے لگا ہوں تا کہ آپ کو معلوم ہو کہ کام کرنے کا طریق کیا ہوتا ہے) چنانچہ میں نے یہاں فوری طور پر اپنے پیسوں سے چاندی کے چھلے بنوائے مگر ان پر فی چھلا نو نو دس دس روپے خرچ آئے۔ پھر میں نے لاہور آدمی بھیجا اور نکل اور تانبے کے چھلے بنوائے جن پر ایک سے ڈیڑھ روپیہ فی چھلا خرچ آیا۔ میں نے سوچا یہ بھی زیادہ قیمت ہے۔ کیونکہ ہماری جماعت میں امیر بھی ہیں، غریب بھی ہیں۔ بعض ایسے دوست بھی ہو سکتے ہیں جو اپنی زندگی کے کسی مرحلہ پر اپنے بچوں پر شاید اتنا خرچ بھی نہ کرسکیں۔ حالانکہ ہمارا مقصد سب کو برابر سطح پر رکھنا ہے۔ پھر ہم نے پلاسٹک کے چھلے بنوائے.... اس کی قیمت فی چھلا دس پیسے ہے۔ اب کجا چاندی کے چھلے جن کی قیمت دس روپے تھی اور کجا یہ چھلے جن کی قیمت دس پیسے ہے۔

(مشعل راہ جلد 2ص346-347)

ہر خادم کے پاس یہ رومال ہو

پس یہ کوشش کریں کہ ہر خادم کے پاس یہ رومال ضرور ہو۔ .... ان کی حفاظت کریں، انکو ضائع نہ ہونے دیں۔.... ہر خادم کے گلے میں یہ رومال ہونا چاہیئے۔ ہر وقت ڈالنے کی ضرورت نہیں۔ اپنے جماعتی اجتماعوں میں یا جب وہ ڈیوٹی پر ہوں اس وقت یہ رومال اور ایک مخصوص چھلا گلے میں ڈال لیا کریں۔

(مشعل راہ جلد 2ص346)

☆...☆...☆

بقیہ: تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جا سکتا ہے...... از صفحہ 8

اشاعت صفحہ 5 پر یہ خبر تھی:۔ A World Muslim Leader Suggests Solution to the Persian Gulf Crisis

اس میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی طرف سے ہدایات پر مشتمل پریس ریلیز کو شائع کیا گیا جس میں حضور نے قرآن کریم کی سورۃ الحجرات کی آیات 10-11 سے اس مسئلہ کا حل مسلمان ممالک کو بتایا اور راہنمائی فرمائی اور اس کے ساتھ درج ذیل نقاط بھی بیان فرمائے کہ:

(1) عراق فوری طور پر کویت کا قبضہ ختم کرے۔

(2) عراق دوسرے مسلمان ممالک کی ثالثی کو تسلیم کرے۔

(3) عراق اور کویت میں جتنے بھی غیر ملکی پھنسے ہوئے ہیں اُن کو جانے کی اجازت دے۔

(4) اگر یہ بات نہ بھی مانے پھر بھی ادویات اور خوراک کا عراق میں جانا بند نہ کیا جائے۔

(5) اسی طرح سعودی عرب سے تمام غیر ملکی افواج کا انخلاء ہونا چاہیئے سوائے مسلم ممالک کی فوج کے۔

(6) عدل و انصاف سے پورا پورا کام لیا جائے۔ دشمن اور دوست سب کے ساتھ انصاف سے کام لیا جانا چاہیئے۔

مرزا طاہر احمد نے یہ بھی کہا کہ اسرائیل کا ویسٹ بنک پر ظالمانہ قبضہ بھی ایسا ہی ہے جیسا عراق کا کویت پر۔ کسی کو بھی ہوسٹیج نہیں بنانا چاہئے یہ ظالمانہ فعل ہے۔ اور اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے۔

اسی طرح فیئر بورن ڈیلی ہیرلڈ اپنی 15/ ستمبر 1990ء صفحہ 6 پر یہ خبر دیتا ہے کہ Muslim Leader Suggest Solution to Gulf Crisis

اخبار لکھتا ہے کہ ڈیٹن کے مبلغ شمشاد احمد ناصر جو کہ اس ہمارے اخبار کے لئے بہت زیادہ وزٹ کرتا ہے (خاکسار ان کے دفتر میں خبریں اور پریس ریلیز دینے کے لئے بار بار جاتا تھا) چاہتے ہیں کہ ہمارے امریکن قارئین کو یہ پتہ لگے کہ جماعت احمدیہ کے روحانی لیڈر مرزا طاہر احمد نے کہا ہے کہ گلف کرائسس ہم سب کے لئے ایک بہت پریشان کن مسئلہ ہے۔ کیونکہ دو مدینہ کے مقدس مقامات پر اُن فوجیوں کا قبضہ ہو رہا ہے جس سے ان مقدس مقامات کے احترام و تقدیس کو بڑا چیلنج ہے۔

حضرت مرزا نے کہا کہ تمام مسلمان ممالک آپس میں اتحاد کریں اور اپنے مسائل کا حل خود نکالیں اسلامی تعلیمات کے مطابق۔ چنانچہ اخبار نے پوری پریس ریلیز شائع کی ہے۔

اسی طرح علاقہ کے ایک اور اخبار Troy Daily کی 26/ ستمبر 1990ء کی اشاعت صفحہ 5 پر Julie Shaw سٹاف رائٹر نے خاکسار کا ایک انٹرویو مع تصویر کے شائع کیا۔ یہ قریباً 1/4 صفحہ پر محیط ہے۔ اور اس انٹرویو کا عنوان یہ ہے:

Solution?

اس میں خاکسار نے حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی ہدایت کو بیان کیا ہے۔

اس کے ساتھ پھر کلیولینڈ کے اخبار 20/ ستمبر 1990ء بیڈفورڈ ٹائمز رجسٹر میں بھی ان باتوں کو بار بار دہرایا گیا تا کہ ہر علاقہ کے امریکن عوام کو پتہ چلے کہ جماعت احمدیہ کے روحانی پیشوا کا گلف کرائسس کے بارے میں کیا مؤقف ہے اور جنگ کے جو بادل چھا رہے تھے انہیں کس طرح ٹالا جائے۔

اسی طرح فیئر بورن ڈیلی ہیرلڈ کی اشاعت 20/ ستمبر 1990ء پر خاکسار کا ایک خط شائع ہوا ہے جس میں ان امور کو دہرایا گیا ہے تا کہ جماعت کی آواز گلف کرائسس کے بارے میں ہر جگہ پہنچ جائے۔

کلیولینڈ کے ایک اور بڑے اخبار ''دی پلین ڈیلر'' نے 19/ ستمبر 1990ء کی اشاعت میں صفحہ 14A پر یہ خبر دی:۔

Small Sect Calls for Iraq Pull Out

اس اخبار نے خاکسار کے حوالہ سے گلف کرائسس کے مسئلہ کا حل لکھا اور حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت اسلامی تعلیم کے بارے میں بیان کی۔

اسی اخبار نے اپنی 12/ ستمبر 1990ء کی اشاعت میں مکرم ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب کا ایک مضمون شائع ہوا ہے جس کا عنوان ہے: Peace For Believer

مکرم ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب نے اپنے اس مضمون میں سب کو قرآنی تعلیمات کے مطابق موجودہ مسائل کے حل کی طرف توجہ دلائی ہے۔

(باقی آئندہ بدھ ان شاء اللہ)

تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے

ذاتی تجربات کی روشنی میں (قسط اول)

(مولانا سید شمشاد احمد ناصر۔ امریکہ)

نوٹ: آج سے ایک بہت ہی اہم مضمون ’’تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے‘‘ بالاقساط شروع کیا جارہا ہے جو ہر بدھ کو آیا کرے گا۔ یہ مائدہ ہمارے ایک دوست مکرم مولانا سید شمشاد احمد ناصر آف امریکہ نے قارئین کے لئے تیار کیا ہے۔ اس مضمون سے نیٹ پر اخبار الفضل کی اہمیت بھی اجاگر ہوگی۔

مکرم مولانا موصوف نے اس مضمون کی کچھ اقساط حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو بھجوا کر جہاں دُعا کی درخواست کی وہاں رہنمائی بھی چاہی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جواباً مولانا موصوف کو تحریر فرمایا کہ: ’’ماشاء اللہ بڑی محنت سے اچھا مضمون لکھا ہے۔ اس کی باقی اقساط بھی تیار کریں اور پھر اگر آپ اسے اخبار میں شائع کروانا چاہتے ہیں تو بے شک کرائیں۔‘‘ (ادارہ)

قرآن کریم کی سورۃ التکویر میں آخری زمانے کی علامات بیان کی گئی ہیں۔ حضرت مصلح موعودؓ اس سورۃ کی آیت نمبر 10 کی تفسیر ’’وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتۡ‘‘ میں فرماتے ہیں کہ اس کے ایک معانی یہ ہیں کہ صحیفے پھیلائے جائیں گے۔ یہ پیشگوئی اس طرح پوری ہوئی کہ کتابوں اور اخبارات کی اشاعت کے لئے مطابع نکل آئے ہیں۔ پھر ریل گاڑیاں ایجاد ہو چکی ہیں جن سے شائع شدہ اخباریں اور کتابیں سارے جہاں میں پھیل جاتی ہیں۔

(سورۃ التکویر تفسیر کبیر جلد ہشتم نیا ایڈیشن صفحہ 224 نظارت اشاعت قادیان)

یہ ایک حقیقت ہے کہ جوں جوں انسان سائنسی ایجادات میں ترقی کر رہا ہے اسی قدر پیغام حق کو دنیا کے مختلف قوموں، ملکوں اور انسانوں تک پہنچانا آسان سے آسان ہوتا چلا جارہا ہے۔ اور یہ سب کچھ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے کے لئے مقدر تھا۔ اب ہمارا کام ہے کہ اس سے کس قدر فائدہ اٹھاتے ہیں۔

میں ایک بالکل اناڑی قسم کا آدمی ہوں۔ مجھے جرنلزم سے کچھ بھی واقفیت نہیں ہے لیکن اس شعبہ میں دلچسپی ضرور ہے اور اس دلچسپی کی کئی وجوہات ہیں۔

ابھی خاکسار جامعہ میں ہی تھا۔ وہاں روزنامہ الفضل آتا تھا اور ایک سٹینڈ پر لائبریری کے بالکل سامنے برآمدے میں اسے لگا دیا جاتا تھا۔ طالب علم فرصت کے لمحات میں اس سٹینڈ پر جا کر مطالعہ الفضل کرتے تھے اور اس میں اکثر جامعہ احمدیہ کے طلباء کے مضامین شائع ہوتے تھے۔ خاکسار تو ابھی ابتدائی کلاس میں تھا مگر صرف ’’جامعہ احمدیہ ربوہ‘‘ کا نام پڑھ کر دل میں جوش اٹھتا تھا کہ میں بھی تو جامعہ کا طالب علم ہوں پھر کیوں مضمون نہیں لکھتا۔ لیکن علم کی کمی ہمیشہ آڑے رہتی۔

جامعہ کی آخری کلاس غالباً درجہ رابعہ کے ایک طالب علم مکرم ملک رفیق صاحب مرحوم ہوتے تھے اُن کے مضامین اکثر شائع ہوتے تھے۔ جہلم کے رہنے والے تھے۔ اور پھر مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد کے بھی۔ مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مرحوم ومغفور تو فرمایا کرتے تھے کہ آپ تو سلطان القلم کے سپاہی ہیں، کوشش کریں۔ بس ان الفاظ نے ہمت اور ڈھارس بندھائی۔ مکرم ملک رفیق صاحب سے ایک دن یونہی سرسری بات ہوئی کہ آپ کے مضامین کثرت سے شائع ہوتے ہیں۔ آپ کیسے لکھتے ہیں؟ انہوں نے حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کے انڈیکس (ملفوظات، روحانی خزائن) دونوں کی طرف راہنمائی کی کہ جو مضمون لکھنا ہو تفسیر صغیر میں کافی عناوین ہیں اور حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کے انڈیکس دیکھ لیں۔ آپ کو مطلوبہ حوالے مل جائیں گے۔

الحمد للہ کہ یہ نسخہ بہت کارگر ثابت ہوا۔ شروع شروع میں الفضل میں اور پھر خالد، مصباح اور تشحیذ الاذہان میں بھی مضامین چھپتے رہے۔ اور ان رسائل میں مضامین چھپنے سے ڈھارس بندھی اور ہمت اور حوصلہ افزائی بھی ہوئی۔

پاکستان میں تو پریس کے ساتھ رابطہ رکھنے کی نہ ضرورت پیش آئی اور نہ ہی مواقع میسر آئے اور نہ ہی اس کا کوئی خاص تجربہ تھا۔

گھانا مغربی افریقہ میں

جب خاکسار کی ڈیوٹی گھانا میں لگی اور مئی 1978ء میں خاکسار گھانا آیا تو وہاں کے امیر محترم مولانا عبدالوہاب بن آدم صاحب کے ساتھ کچھ عرصہ ہیڈ کوارٹر اکرا میں کام کرنے کا موقع ملا۔ خاکسار انہیں مشاہدہ کرتا کہ وہ کیسے کام کرتے ہیں۔ اُن کے ایک کام پریس، میڈیا، اخبارات، ریڈیو اور TV کے ساتھ رابطے کو مشاہدہ کیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعتی کارروائی کی اہم موقع کی خبر اخبار کے علاوہ TV اور ریڈیو پر بھی آتی تھی۔

یہ ایک خاص بات تھی جس کا خاکسار کی طبیعت پر اثر تھا۔

جب میری تقرری انہوں نے کوفوریڈوا (Koforidua) ایسٹرن ریجن میں کر دی خاکسار نے بھی وہاں پہنچ کر اس سے بہت فائدہ اٹھایا۔

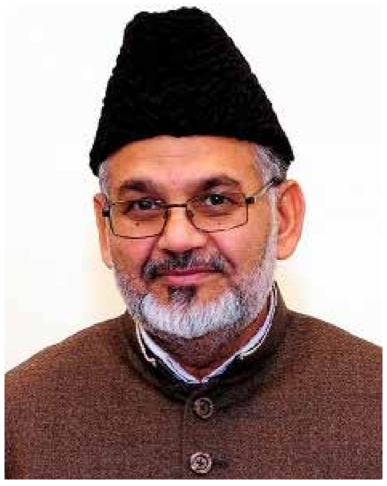

کوفوریڈوا ایسٹرن ریجن کا ہیڈکوارٹر تھا یہاں اپنا مشن اور مسجد بھی نہ تھی بلکہ کرایہ کا گھر تھا جس میں مبلغ کی رہائش، پانچوں نمازیں، جمعہ اور مربی سلسلہ کا آفس نیز ریجن کے عہدے داروں کا کام کرنے کا ایک مشترکہ دفتر تھا۔

یہاں کے جنرل سیکرٹری صاحب سے خاکسار نے اس بات کا ذکر کیا کہ ہم جو کام کریں اس کی اشاعت اخبار میں آنی چاہیئے اور کہا کہ یہاں کتنے اخبارات شائع ہوتے ہیں ان کے نام بھی دیں۔ وہاں سے صرف ایک لوکل اخبار ہی شائع ہوتا تھا۔ خاکسار نے اس کے ایڈیٹر کا نام پوچھا اور انہیں دفتر جا کر ملا۔ وہ بہت خوش ہوئے۔ چنانچہ اس ملاقات کا بہت فائدہ ہوا۔ اس وقت بذریعہ فون کام نہیں ہوتا تھا بلکہ دفتر جا کر ملنا پڑتا تھا اور میرے خیال میں اب بھی یہی ذریعہ مؤثر ہے۔ میرے نزدیک فون پر تو وہ نہ ملتے ہیں اور مصروفیت کے عذر سے آپ کو کہہ دیں گے کہ مشکل ہے۔ مگر آپ چلے جائیں۔ ملاقات ہو ہی جاتی ہے۔ میں نے اکثر اس بات کو آزمایا ہے۔

کوفوریڈوا کے چند واقعات اس وقت ذہن میں ہیں مثلاً:

ایک دفعہ ایسا ہوا کہ ایسٹرن ریجنل منسٹر نے اپنے پیلس میں گھانا کے یوم آزادی کا دن منانا تھا۔ شہر کی بڑی بڑی اہم شخصیات کو مدعو کیا ہوا تھا یہ شام کا وقت تھا، خاکسار کو بھی بلایا ہوا تھا۔ خاکسار سب سے مل رہا تھا تو اس وقت خاکسار ریجنل منسٹر سے بھی ملا۔ اس سے مصافحہ ہو ہی رہا تھا تو اچانک اخبار کا فوٹو گرافر وہاں آ گیا اور اس نے منسٹر صاحب اور خاکسار سے کہا کہ آپ اکٹھے کھڑے ہو جائیں تاکہ میں ایک فوٹو لے لوں۔ منسٹر صاحب کے ہاتھ میں شراب کا کپ تھا۔ جب فوٹو گرافر فوٹو لینے لگا تو منسٹر نے اسے کہا۔

Stop! Let me hide my cup

Ahmadiyya does not like it.

یہ ایک واقعہ ہے جس کا نقش ذہن پر ابھی تک ہے کہ ابھی تصویر نہ لو میرے ہاتھ میں تو شراب کا کپ ہے اور میں اسے پہلے چھپا لوں کیوں کہ احمدی اسے ناپسند کرتے ہیں۔

وہاں پر کوفوریڈوا میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے تبلیغ کے مواقع اکثر میسر آتے تھے اور بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ بہت مواقع ملتے تھے۔ ان میں اکثر مواقع کی خبریں اخبارات میں شائع بھی ہوتیں۔ لیکن اس وقت اتنا شعور نہ تھا کہ ان کی کاپی

بھی بنا کر رکھنی ہے۔ تبشیر کو تو بھجواتا تھا لیکن اپنے پاس کوئی اخبار کا تراشہ محفوظ نہیں ہے۔

وہاں پر جو خبریں شائع ہوتیں ان میں سے ایک تو یہ یاد ہے کہ ایک دفعہ خاکسار ریجنل جنرل سیکرٹری کے ساتھ وہاں کی کورٹ (عدلیہ) کے ہائی جج اور پھر فیڈرل جج کو ملنے گیا انہیں قرآن کریم کا تحفہ دیا۔ اس کی خبر مع تصویر شائع ہوئی تھی۔

پھر ایک موقع پر ہم نے وہاں کے قیدیوں کو تبلیغ کا پروگرام بنایا۔ قیدخانہ کے سپرنٹنڈنٹ اور وہاں حفاظت پر متعین عملہ کے ساتھ تصاویر اور خبر اخبار میں شائع ہوئی تھی۔ کیونکہ قیدیوں کے لئے ہم نے جماعت کی طرف سے قرآن کریم تحفہ دیئے تھے جو گھانا میں ہی شائع ہوئے تھے۔

اسی طرح ریجن میں مسجد کے سنگ بنیاد کی خبر وغیرہ شائع ہونے کے بارے میں خبر بنا کر دی تو انہوں نے شائع کی۔ یہ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ جب بھی خبر دی گئی خدا تعالیٰ کے فضل سے اخبار نے شائع کی۔ ریڈیو اور TV پر وہاں کوئی خبر نہیں آئی۔

سیرالیون میں

اس کے بعد خاکسار کا تبادلہ سیرالیون ہوا اور یہ 1982ء کی بات ہے۔ وہاں بھی اخبار کے ساتھ رابطہ مشکل تھا۔ خاکسار کی تعیناتی مگبورکا شہر میں ہوئی تھی۔ ایک تو یہاں سے کوئی اخبار نہیں نکلتا تھا دوسرے رابطہ کرنے کا کوئی ذریعہ نہ تھا۔ خاکسار جماعتی خبروں کو البتہ خود شائع کرتا اور جماعتوں میں دے دیتا تھا۔

مثلاً میرے حلقہ میں مگبورکا، مکینی، کبالہ، ماٹوکا، بیلے، مکالی، منگبی، صفادو کا علاقہ تھا۔

کبالہ میں بھی ہمارا سیکنڈری سکول تھا۔ منگبی میں بھی، منگبی میں نصرت جہاں کے تحت مکرم محمد دین صاحب ٹیچر ہوتے تھے اور مکرم ڈاکٹر ساجد احمد صاحب ہسپتال کے انچارج۔ کبالہ میں مکرم مبشر پال صاحب پرنسپل تھے۔

خاکسار نے اپنے علاقہ میں جو کام کیا ہوتا اور جس جس نے کیا ہوتا تھا، مکرم محمد دین صاحب اور مکرم ڈاکٹر ساجد صاحب اور مکرم مبشر پال صاحب سے بیٹھ کر انہیں DICTATE کراتا۔ پھر ان کے سکولوں میں سے ہر ماہ وہ بلٹن شائع کرتے اور جماعت کے سب افراد کو پہنچاتے۔ جن میں لوکل جماعتی خبروں کے علاوہ الفضل سے آمدہ خبریں بھی شامل ہوتی تھیں۔

غالباً 1984ء یا 1985ء کے شروع میں ہم نے مکینی میں سکول قائم کیا اور اس کے پرنسپل مکرم مبارک طاہر صاحب تھے۔ مکرم مبارک طاہر صاحب نے بھی اس سلسلہ میں کافی مدد کی۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزا دے۔ آمین

خاکسار 1987ء میں جب امریکہ آیا۔ تو مکرم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم سے ملاقات ہوئی۔ آپ نے اپنے گھر کھانے پر بلایا۔ اور پھر اخبارات کی کچھ فائلیں دکھائیں کہ گھانا میں اور امریکہ میں کام کے دوران انہوں نے جو کام کیا اس کی خبریں وہاں کے اخبارات میں شائع ہوتی تھیں۔ خاکسار اس کام سے بے حد متاثر ہوا۔ ایک CLIP پر انہوں نے بتایا کہ جب گھانا میں میری یہ تصویر اخبار میں شائع ہوئی تو انہوں نے اپنی رپورٹ کے ساتھ وہ تصویر حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی خدمت میں ربوہ میں بھیجی تو کہنے لگے کہ حضورؒ نے میرے والد صاحب کو دفتر بلایا اور وہ تصویر دکھائی کہ دیکھو کلیم صاحب خدا تعالیٰ کے فضل سے کس قدر اچھا کام کر رہے ہیں اب ان کی تصاویر وہاں کے بشپ کے ساتھ شائع ہوئی ہے۔ اس بات نے بھی مجھے بہت متاثر کیا اور خاکسار نے سوچا کہ میں بھی انشاء اللہ امریکہ میں پریس کے ساتھ رابطہ کروں گا اور جماعتی خبریں دیا کروں گا۔ اور اس کی کاپی بھی محفوظ رکھوں گا۔

امریکہ میں پریس سے رابطہ

اب یہاں سے اس عزم کا آغاز ہوا اور خدا تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ 34 سالوں میں پریس کے ساتھ رابطے کی میرے پاس 98 فیصد کلپس موجود ہیں۔ ہر ایک کی کاپی اپنی ماہانہ رپورٹس کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں وکالت تبشیر لندن اور ایک کاپی ہیڈ کوارٹر میں بھیجتا ہوں۔

ان اخبارات میں سے کچھ کے بارے میں یہاں ذکر کرنا مناسب خیال کروں گا۔ اس سے قبل یہ بھی بتانا ضروری ہے کہ پریس میں رابطہ کرنے سے قبل اس کام میں آپ کی ذاتی دلچسپی ہونا ضروری ہے۔ جب تک آپ خود دلچسپی نہ لیں گے یہ کام نہیں ہو گا۔ ویسے تو ہر کام جس کو آپ احسن رنگ میں کرنا چاہتے ہیں اس کے لئے دلچسپی کا ہونا ضروری ہے۔ لیکن پریس اور میڈیا سے رابطے کرنے میں یہ ازبس ضروری ہے۔

پھر یہ بھی ہے کہ جس شہر میں آپ رہتے ہیں وہاں کے اخبارات کے نام، ایڈیٹرز اور ان کا فون، فیکس نمبرز بھی آپ کے پاس ہونے ضروری ہیں۔ اب تو گوگل کریں تو آپ کو سب کچھ پتہ چل جائے گا۔

ایک اور بات یہ بھی ضروری ہے کہ اُن سے دفتر میں جا کر ملیں۔ دو ایک دفعہ انکار ہو گا مصروفیت کا کہا جائے گا مگر آپ بھی اُن کا پیچھا نہ چھوڑیں جب تک ملاقات نہ ہو جائے۔ کیونکہ ملاقات کا بہت اچھا اثر ہوتا ہے۔

گزشتہ رمضان کا ذکر ہے کہ یہاں اور مکہ کے نیشنل سیکرٹری امور خارجہ صاحب نے رمضان میں پریس ریلیز نکالا۔ میرے علاقہ ڈیٹرائیٹ کے ایک اہم ریڈیو سٹیشن نے وہ دیکھ لیا اور فوری نیشنل سیکرٹری سے رابطہ کیا کہ ہمیں ڈیٹرائیٹ میں بتائیں کہ آپ کا نمائندہ کون ہے؟ انہوں نے فوراً مجھے اُن کا نمبر دیا۔ میں نے کال کی۔ وہ خاتون تھیں اور ہیڈ تھیں اپنے ڈیپارٹمنٹ کی خبروں کے۔ کہنے لگیں کہ میں فون پر فلاں وقت آپ سے بات کروں گی اور انٹرویو لوں گی۔ اور یہ سب وہ ای میل کے ذریعہ کہہ رہی تھیں۔ میں نے انہیں ای میل کی کہ میں آپ کے ریڈیو سٹیشن پر آ کر انٹرویو دینا چاہتا ہوں۔ کہنے لگیں کہ نہیں! فون پر ٹھیک ہے۔ میں نے کہا کہ نہیں میں آنا چاہتا ہوں۔ اس پر وہ دوبارہ کہنے لگیں کہ آپ دور سے آئیں گے اور ہم بھی بہت مصروف ہیں۔ میں نے کہا کوئی نہیں آپ اس کی فکر نہ کریں۔ آنا تو میں نے ہے اور آپ کا وقت اتنا ہی لگے گا جتنا آپ فون پر صرف کریں گی۔

خیر! 3، 4 ای میلوں کے بعد وہ مان گئیں۔ خاکسار نے اپنے ساتھ تین کتب قرآن شریف، لائف آف محمد ﷺ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے امن کے بارے میں خطبات کا مجموعہ لیا اور عین وقت مقررہ پر اُن کے سٹیشن چلا گیا۔ خاکسار نے اندر کارڈ بھجوایا۔ تو وہ خود مجھے Welcome کرنے اور لینے آئیں۔ انٹرویو ختم ہوا تو انہوں نے شام کی خبروں میں دیا۔ اس کے بعد وہ خود ہی کہنے لگیں کہ چلو میں تمہیں اپنے سٹیشن کا وزٹ کراتی ہوں۔ چنانچہ وہ ہر ایک کمرے میں لے کر گئیں اور سارا کام دکھایا۔ انہوں نے لائبریری بھی دکھائی۔ میں نے جھٹ سے جو کتب ساتھ لے کر گیا تھا انہیں لائبریری کے لئے تحفۃً دے دیں جس پر انہوں نے بہت شکریہ ادا کیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ان سے اب تک روابط ہیں۔ یہ صرف جا کر ملنے سے بات بنتی ہے۔ پھر ایک اور ضروری بات یہ ہے کہ جب آپ پریس، ریڈیو، اخبارات اور ٹی وی والوں سے ملیں تو اُن کو اپنا تعارف جماعت کے حوالہ سے کرائیں۔ اپنا بزنس کارڈ دیں اور بتائیں کہ آپ کو جب بھی اسلام کے بارے میں کوئی بات کہنی یا پوچھنی ہو تو مجھے کال کریں۔ پھر خواہ آپ کے پاس خبر ہو یا نہ ہو، اُن سے مسلسل رابطہ رکھیں۔ یہاں تک کہ جونہی کوئی بات ہو اُن کے ذہن میں سب سے پہلے آپ آئیں اور اُن کے میز پر آپ کا کارڈ پڑا ہو۔ بے شک کبھی کبھی ان سے فون کر کے انہیں آپ لنچ یا ڈنر پر بھی لے جائیں۔ ان سب باتوں کا بہت اچھا اثر پڑتا ہے۔

جیسا کہ خاکسار نے بتایا ہے کہ امریکہ آ کر مکرم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم سے ملاقات پر جب اُن کے جماعتی خبروں کی تفصیل کے کلپس دیکھے تو اس نے بھی مجھے متاثر کیا۔ یہاں امریکہ میں میرا سب سے پہلا سٹیشن ڈیٹن تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ڈیٹن میں کام کا آغاز کیا اور پریس سے رابطہ کرنے کی مہم چلائی۔ یہاں پر مکرم عبدالشکور صاحب جو ہمارے امریکن بھائی ہیں، انہوں نے بھی اس سلسلہ میں مدد کی۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

جو مجھے یاد پڑتا ہے کہ ہماری سب سے پہلی خبر یا اعلان جو ڈیلی ڈیٹن نیوز، اخبار کے صفحہ A-4 پر 9/ جولائی

1988ء کو شائع ہوئی وہ Islamic عنوان کے تحت تھی۔ اس میں ہم نے یہ لکھا تھا کہ جماعت احمدیہ ڈیٹن حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ مرزا طاہر احمد صاحب کے خطبہ جمعہ کی ایک آڈیو کیسٹ Play کرے گی جس میں جماعت احمدیہ کے عالمگیر روحانی پیشوا نے پاکستان کے ڈکٹیٹر جنرل ضیاء الحق کو مباہلہ کی دعوت دی ہے اور بعد میں سوال و جواب ہوں گے جو سید شمشاد احمد ناصر مڈویسٹ ریجن کے مشنری دیں گے۔ میرے Clipping کے فولڈر میں یہی پہلی خبر لگی ہوئی ہے۔

اس کے بعد 27 اگست ہفتہ 1988ء کے اخبار صفحہ C-7 پر اس عنوان سے خبر لگی ہے کہ 'Zia›s Death seen as sign from Allah›› جس میں جماعت احمدیہ ڈیٹن کے لیڈرز کی طرف سے یہ سٹیٹمنٹ ایشو کی گئی ہے کہ ضیاء کو جماعت احمدیہ عالمگیر کے روحانی پیشوا نے مباہلہ کی دعوت دی تھی جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے نشان دکھایا ہے۔

ڈیٹن ڈیلی نیوز کے علاوہ پٹس برگ کے اخبار New Pittsburgh Courier نے بھی 14 ستمبر 1988ء کو اپنے اخبار میں یہ ہیڈلائن کے ساتھ خبر دی کہ Muslim Sect believes special prayer caused Zia›s plane crash.

اس اخبار نے خاکسار کا انٹرویو لیا تھا جس میں اس نے انٹرویو کے حصے شائع کئے۔

اس کے علاوہ ڈیٹن کا ایک اور اخبار جس کا نام The New Dayton Defender ہے نے اپنی 29 ستمبر تا 13 اکتوبر 1988ء کی اشاعت میں ایک مضمون دیا جس کا عنوان یہ تھا: Present Day Pharaoh Perishes: Great is Mirza Tahir Ahmad

اس مضمون میں جماعت کے بارے میں مختصراً تعارف اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا بیان اور حضورؒ کی تصویر شامل اشاعت ہے۔

خاکسار نے جب اس اخبار کی کٹنگ اپنی رپورٹ کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی خدمت میں ارسال کی تو حضور نے اس اخبار کی مزید کاپیاں مجھ سے منگوائیں۔

ان خبروں کے علاوہ یہاں کے اخبارات اور TV میں ہماری دیگر لوکل مقامی خبریں بھی شائع ہوتی رہیں۔

مثلاً ایک خبر یہ کہ Prophet Muhammad›s Birthday Celebrated at Ahmadiyya Mosque۔ یہ خبر ڈیٹن ڈیفنڈر کی 21 نومبر تا 8 دسمبر کی اشاعت میں ہے۔ جس میں ناموں کے ساتھ پروگرام کی تفصیل بھی درج ہے۔

اس کے علاوہ رمضان، عید الفطر، عید الاضحیہ، خلافت ڈے کی خبریں بھی شامل اشاعت ہیں۔

خاکسار نے ڈیٹن کے علاوہ بھی اپنی دیگر جماعتوں کا پریس اور میڈیا سے رابطہ رکھا مثلاً کولمبس اوہایو کے اخبار دی کولمبس ڈسپیچ کی 15 اکتوبر 1988ء کی اشاعت صفحہ 9-A پر خاکسار کی تصویر کے ساتھ انہوں نے یہ خبر دی کہ

Moslem Sect Looks to Boost Its Rank

اس خبر کے رپورٹر Debra Mason ہیں۔ اس خبر میں خاکسار کا جماعت کے بارے میں انٹرویو ہے۔

ڈیٹن ڈیفنڈر کی 2 فروری تا 16 فروری 1989ء کی اشاعت میں خاکسار کا ایک مضمون ''عالمگیر جماعت احمدیہ'' کے عنوان پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی تصویر کے ساتھ شائع ہوا ہے۔

1989ء کا سال جماعت احمدیہ کی صد سالہ جوبلی کا سال تھا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعتی مساعی اور صد سالہ جوبلی کی خبریں بھی اخبارات اور TV کی زینت بنیں۔

چنانچہ اس علاقہ کے ایک اور شہر Murfreesboro کے اخبار دی ڈیلی نیوز جرنل کے صفحہ 6 پر 17 مارچ 1989ء کی اشاعت میں جماعت کے بارے میں تعارف اور سارے سال پر محیط پروگرامز کے بارے میں مختصر معلومات نیز جماعت کی ترقی کا نقشہ دیا گیا ہے۔

صد سالہ جوبلی کے حوالہ سے ہماری خبریں بھی یہاں کے سب سے بڑے اخبار ڈیٹن ڈیلی نیوز نے دل کھول کر دیں۔ یہ یہاں کا سب سے بڑا اخبار ہے۔ مثلاً اس نے آدھے صفحہ سے زائد پر خاکسار کی تصویر مسجد فضل ڈیٹن کی تصویر جب کہ خاکسار ہاتھ میں قرآن کریم پکڑے ہوئے مسجد سے نکلتے ہوئے دی۔ مسجد کے باہر پیشانی پر کلمہ لاالٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور مسجد کا نام مسجد فضل عمر لکھا ہوا صاف نظر آرہا ہے۔ بدبخت سلمان رشدی بھی خبروں میں آرہا تھا اس کے متعلق بھی اس اشاعت میں خاکسار کا انٹرویو ہے۔

اسی اخبار نے اپنے 15 مارچ 1989ء کی اشاعت میں خاکسار کا انٹرویو شائع کیا جس میں اسلام کے بارے میں تعارف تھا۔ اس نے مسجد میں نماز پڑھتے ہوئے کی خاکسار کی تصویر بھی اشاعت میں شامل کی۔

اسی طرح 20 مارچ 1989ء کی اشاعت میں ڈیٹن ڈیلی نیوز صفحہ 3-A پر خاکسار کی تصویر کے ساتھ یہ بڑی ہیڈ لائن کے ساتھ خبر دی:۔

Ahmadiyya Muslim To Celebrate Centenary

یہ خبر اور انٹرویو ڈیوڈ کیمبل نے لیا اور خبر دی۔

انہی خبروں کو اخبار نے 19 اپریل 1989ء کی اشاعت 23-11 پر دہرایا اور پورے صفحہ کی خبر دی۔

جماعت کی صد سالہ جوبلی کی تقریبات کا اہم حصہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا جوبلی کے موقع پر پیغام بھی تھا چنانچہ نیو ڈیٹن ڈیفنڈر کی 27 اپریل کی اشاعت صفحہ 6 پر حضورؒ کا مکمل پیغام حضور کی 3 تصاویر کے ساتھ شائع ہوا۔

اسی طرح اس اخبار کی ایک اشاعت میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ گیمبین ویسٹ افریقہ کے ہیڈ آف دی سٹیٹ His Excellency Daood Jawara کے ساتھ تصویر اور خبر کی سرخی یہ ہے۔

Service To Humanity - Keynote of Ahmadiyya Muslim Centenary

ڈیٹن ڈیفنڈر کی 24 مئی کی اشاعت میں صفحہ 12 پر سہ سرخی کے ساتھ یہ خبر شائع ہوئی ہے:۔

OHIO GOVERNOR PRESENTED WITH THE HOLY QURAN

گورنر اور لیفٹیننٹ گورنر دونوں نے ڈیٹن کا دورہ کیا۔ جب خاکسار کو اس کی اطلاع ملی تو خاکسار نے سیاسی عمائدین سے رابطہ کیا۔ اور کہا کہ اس موقعہ پر خاکسار کو 3-4 منٹ بولنے کا موقع دیا جائے۔ انہوں نے خاکسار کی بات مان لی۔ اور گورنر اور نائب گورنر کی تقریر کے فوراً بعد مجھے موقع دیا گیا۔ خاکسار نے گورنر اور سیاسی عمائدین کے اس موقعہ پر شکریہ ادا کیا۔ اور دونوں کو قرآن کریم مع انگلش ترجمہ کے پیش کیا۔ خاکسار کے ساتھ ڈیٹن جماعت کے ایک مخلص برادر بشیر احمد صاحب بھی ہیں۔ ہر دو کی قرآن دیتے ہوئے تصاویر بھی اس اخبار نے شائع کیں۔ خاکسار نے جماعت کے تعارف کے ساتھ ساتھ قرآن کریم کے بارے میں بھی اپنی تقریر میں بتایا۔

اس کے بعد گورنر کی طرف سے خاکسار کو قرآن کریم دینے پر شکریہ کا خط بھی موصول ہوا۔

19 مئی 1990ء کو ڈیٹن ڈیلی نیوز کی اشاعت میں ہماری ''ریجنل خلافت ڈے'' کی خبر شائع ہوئی۔ اور اخبار نے سب سے اوپر سورہ نور کی آیت استخلاف کا ترجمہ لکھا پھر ریجنل خلافت ڈے کے بارے میں لکھا کہ احمدی مسلم ڈیٹرائیٹ، کلیولینڈ، پٹس برگ، کولمبس اور ایتھنز اوہایو کے احمدی احباب خلافت ڈے کے لئے جمع ہو رہے ہیں۔ اور خاکسار کا بیان شائع کیا۔

نیوز سن-سپرنگ فیلڈ نے اپنی اشاعت 24 جون 1990ء میں ہمارے جلسہ سالانہ کی خبر دی۔ جو ڈیٹرائیٹ کی ایک یونیورسٹی میں ہونا تھا۔

اسی طرح جلسہ سالانہ کی خبر ڈیٹن ڈیلی نیوز نے بھی 23 جون 1990ء C-5 کی اشاعت میں دی۔ یہی خبر علاقہ کے ایک اور شہر XENIA کے اخبار ڈیلی گزٹ نے اپنی

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION Download on the App Store GET IT ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

اشاعت 27/ جون 1990ء صفحہ 5 پر دی۔

یہاں ڈیٹن کے ساتھ ایک اور شہر FAIRBORN ہے یہاں کے اخبار ڈیلی ہیرلڈ نے 27/ جون 1990ء کے اخبار میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ اور خاکسار کی تصویر کے ساتھ آدھے صفحہ سے زائد پر یہ جلسہ کی خبر دی۔ اس میں زیادہ تر جماعت کے بارے میں اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے بارے میں تفصیل کے ساتھ معلومات دی گئی تھیں اور جلسہ سالانہ کے بارے میں خاکسار نے جو مقصد تھا وہ بیان کیا تھا۔

ڈیٹن میں قیام کے دوران جو کہ 1987ء دسمبر سے 1992ء تک کا عرصہ ہے، میں خاص طور پر جماعتی خبروں کے علاوہ جن کا اوپر ذکر کیا گیا ہے اہم اور تاریخی پروگرامز ہوئے جن میں جماعت کا صد سالہ جوبلی پروگرام اول نمبر پر تھا۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا جنرل ضیاء کو مباہلہ کے چیلنج کے نتیجہ میں جنرل ضیاء کی ہلاکت اور دیگر سالانہ تقریبات ہیں جن میں سیرت النبیؐ کا جلسہ، خلافت ڈے، رمضان اور عید وغیرہ شامل رہے۔

اس کے علاوہ ان سالوں میں ایک اور اہم بات گلف میں جنگ بھی تھی۔ خاکسار ان دنوں میں بھی یہاں ڈیٹن میں ہی مقیم تھا۔ خاکسار کو گلف میں جنگ کی وجہ سے جماعت کا مؤقف کھول کر وضاحت کے ساتھ بیان کرنے کی توفیق ملی نہ صرف ڈیٹن میں بلکہ اردگرد کے تمام شہروں میں۔ اور تمام اخبارات سے رابطہ کرنے میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت کامیابی ہوئی۔ اس کی بڑی وجہ یہ تھی کہ ہمیں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی راہنمائی میں ہر چیز مل رہی تھی اور وضاحت کے ساتھ مل رہی تھی۔ حضورؒ کے خطبات ہی اصل میں سب کچھ سمیٹے ہوتے تھے اس کے علاوہ بھی حضور کی ہدایات مل رہی تھیں۔

اس جنگ کا سب سے بڑا فائدہ تو اسرائیل کو ہونا تھا۔ ڈیٹن ڈیلی نیوز کے 25/ اگست 1990ء کی ایک خبر شائع ہوتی ہے جس میں خاکسار کا ایک انٹرویو ہے اس کی ہیڈ لائن یہ ہے:

Western Role in Mideast Crisis Violates'›Koran'' Muslim Says.

اس خبر کے سٹاف رائٹر کا نام Edwina Blackwell ہے۔ خاکسار کے انٹرویو میں (1/4صفحہ کی پھیلی ہوئی خبر ہے) انہوں نے لکھا کہ جماعت احمدیہ کے لیڈر رزظفر (برادر مظفر نائب امیر مراد ہیں) اور مشنری مڈ ویسٹ ریجن سید شمشاد احمد ناصر نے بتایا ہے کہ عراق پر کویت کا حملہ درست نہیں تھا۔ ویسٹرن ممالک اور امریکہ کا بیچ میں کودنے سے پہلے مسلمانوں کو چاہیئے تھا کہ آپس میں مل کر اس مسئلہ کا حل نکالتے۔ جو کہ نہیں کیا گیا اور یہ واضح طور پر قرآن کریم کی تعلیم کے خلاف ہے۔ یہ مسئلہ مسلمانوں کا ہے اور انہیں خود اس کا حل نکالنا چاہیئے۔

ڈیٹرائیٹ کے اخبار The Detroit News نے اپنی 11/ ستمبر 1990ء کی اشاعت میں صفحہ 6 ، ڈیٹرائیٹ نیوز سٹاف رائٹر Don Tschirhast نے لکھا۔ جماعت احمدیہ کے روحانی عالمگیر پیشوا حضرت مرزا طاہر احمد نے کہا ہے کہ عراق کو چاہئے کہ وہ فوری طور پر کویت پر کیا گیا قبضہ ختم کرے اور اپنے اختلافات کو ثالثوں کے سپرد کرے جو کہ دوسرے مسلمان ممالک ہوں (یعنی قرآنی حکم کے مطابق اپنا معاملہ دوسرے مسلمان ممالک کے سپرد کرے جو ثالثی کا کام کریں) سٹاف رائٹر نے لکھا کہ ڈیٹن کے ریجنل مشنری شمشاد احمد ناصر نے کہا ہے کہ ان اختلافات کا حل اسلامی تعلیمات میں پہلے سے ہے۔ اُن پر عمل کرنے سے یہ مسئلہ حل ہوسکتا ہے اور اس وقت یہ مسئلہ صرف عرب دنیا ہی کا نہیں بلکہ اس کی لپیٹ میں ساری دنیا آسکتی ہے۔ اس وقت غیر مسلم دنیا سے مدد مانگنا مسئلہ کو اور زیادہ خراب کردے گا اور یہ اسلامی تعلیمات کے بھی خلاف ہے۔ احمد نے جو کہ لندن میں رہتے ہیں (مراد حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ ہیں) اور 125 ممالک میں رہنے والے کروڑوں احمدیوں کے لیڈر ہیں انہوں نے بار بار اس بات پر زور دیا ہے کہ عراق فوری طور پر کویت کو خالی کرے۔ اور دیگر مسلم ممالک ثالثی کا کردار ادا کریں جو کہ عین اسلامی تعلیمات قرآن کریم کے مطابق ہے۔ اسی طرح آپ نے کہا کہ مغربی طاقتیں خوراک اور ادویات بھی عراق میں پہنچانے میں مدد کریں۔ آپ نے یہ فرمایا کہ یہ بہت بدقسمتی ہے کہ ایک مسلم عرب ملک نے دوسرے عرب مسلم ملک پر قبضہ کرلیا ہے۔

اسی طرح کلیولینڈ میں ہماری پرانی جماعت ہے جس کے صدر مکرم ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب تھے اور اس وقت وہ نائب امیر امریکہ کے طور پر بھی خدمات بجالا رہے ہیں اُن کی جماعت کا خاکسار نے دورہ کیا۔ وہاں کے اخبار Bedford Times Register نے 13/ ستمبر کی بقیہ صفحہ 4 پر

بقیہ: دربارِ خلافت ...... از صفحہ 2

کیا یہ ہوتا ہے کہ ایک شخص کپڑے پہننے کے لئے محلّے والوں کو آوازیں دیتا پھرے کہ آؤ مجھے کپڑے پہناؤ یا تھالی دھونے کے لئے، (پلیٹ دھونے کے لئے) دوسروں سے کہتا پھرے کہ مجھے آکے پلیٹ دھلوا دو یا قلم اٹھانے کے لئے دوسرے کا محتاج بنتا ہے۔ انسان دوسروں سے اس وقت مدد کی درخواست کرتا ہے جب وہ جانتا ہے کہ یہ کام میں نہیں کرسکتا۔ ورنہ جس کو یہ خیال ہو کہ میں خود کرسکتا ہوں وہ دوسروں سے مدد نہیں مانگا کرتا۔ وہی شخص دوسروں سے مدد مانگتا ہے جو یہ سمجھے کہ میں یہ کام نہیں کرسکتا۔ اسی طرح خدا تعالیٰ سے بھی وہی شخص مانگ سکتا ہے جو اپنے آپ کو اس کے سامنے مرا ہوا سمجھے اور اس کے آگے اپنے آپ کو بالکل بے دست و پا ظاہر کرے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ انسان میرے رستے میں جب تک مر نہ جائے اس وقت تک دعا دعا نہ ہوگی کیونکہ پھر تو بالکل ایسا ہی ہے کہ ایک شخص قلم اٹھانے کی طاقت اپنے اندر رکھتا ہو دوسروں کو مدد کے لئے آوازیں دے۔ کیا اس کا ایسا کرنا ہنسی نہ ہوگا۔ جب ایک شخص جانتا ہو اس میں اتنی طاقت ہے کہ قلم اٹھا سکے تو اس کی مدد نہیں کرے گا۔ اسی طرح جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ میں خود فلاں کام کرسکتا ہوں وہ اگر اس کے لئے دعا کرے تو اس کی دعا در اصل دعا نہیں ہوگی۔ دعا اسی کی دعا کہلانے کی مستحق ہوگی جو اپنے اوپر ایک موت طاری کرتا ہے اور اپنے آپ کو بالکل ہیچ سمجھتا ہے۔ جو انسان یہ حالت پیدا کرے وہی خدا کے حضور کامیاب اور اسی کی دعائیں قابل قبول ہوسکتی ہیں۔''

(مأخوذ از خطبات محمود جلد 9 صفحہ 104)

(خطبہ جمعہ 30/ اکتوبر 2015ء)

16 ستمبر 2020ء	طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	04:51	18:22
مدینہ منورہ	04:50	18:24
قادیان	04:51	18:33
ربوہ	04:31	18:13
اسلام آباد ٹلفورڈ	05:11	19:14